ہفتہ وار رسالہ: 234
WEEKLY BOOKLET: 234

فیضانِ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

صفحات 21

- امام جعفر صادق کا تعارف 03
- 7 واقعاتِ امام جعفر صادق 04
- رجب کے کونڈے 15
- امام جعفر صادق کے 9 فرامین 18

مزار مبارک امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ امام جعفرِ صادِق رحمۃ اللہ علیہ [1]

دعائے عطار: یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ ”فیضانِ امام جعفرِ صادق“ پڑھ یا سُن لے، اُسے تمام صحابہ واہلِ بیت کا سچا غلام بنا اور اُسے امام جعفرِ صادق رحمۃ اللہ علیہ کے پیارے پیارے نانا جان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی قیامت میں شفاعت نصیب فرما۔

اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔
(ابنِ ماجہ، 1/490، حدیث:907)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غیبی انگور اور چادریں

حضرتِ لَیث بن سَعد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں ایک بار حج کے اِرادے سے مکۂ مکرمہ حاضر ہوا۔ نمازِ عصر اَدا کرنے کے بعد میں مسجد الحرام کے قریب واقع پہاڑ جبلِ اَبِی قُبَیس کی طرف چل پڑا۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا یہ دُعا کر رہا تھا: ”یارَبِّ! یارَبِّ!“ یہاں تک کہ اُس کی سانس پُھول گئی۔ پھر کہنے لگا: ”یااللہ! یااللہ!“ یہاں تک کہ اُس کی سانس پھر پُھول گئی، پھر کہا: ”یاحَیُّ، یاقَیُّوْمُ!“ یہاں تک کہ اُس کی سانس پھول گئی۔ پھر کہنے

[1] ... یہ رسالہ 12 رجب المرجب 1441ھ بمطابق 7 مارچ 2020ء کو ہونے والے ہفتہ وار مدنی مذاکرے اور 15 رجب المرجب 1441ھ بمطابق 10 مارچ 2020ء کو امام جعفرِ صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کی شبِ عرس کے موقع پر ہونے والے امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہمُ العالیہ کے بیان کا تحریری گلدستہ ہے۔

لگا: "یارحمٰنُ! یارحمٰنُ!" یہاں تک کہ اُس کی سانس پُھول گئی۔ پھر "یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ" کا وِرد کرتا رہا حتّٰی کہ اُس کی سانس پھول گئی۔ جب وہ فارغ ہوا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرنے لگا: یااللہ پاک! اَنگور کھانے کی خواہش ہے، مجھے اَنگور کھلا دے اور میری چادر پھٹ گئی ہے مجھے نئی چادر عطا کر دے۔ حضرتِ لَیث بن سعد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! اُس کی بات اَبھی پوری نہ ہوئی تھی کہ میں نے ایک ٹوکری دیکھی جو انگوروں سے بھری ہوئی تھی حالانکہ اُن دنوں انگوروں کا موسم نہ تھا اور ساتھ میں دو چادریں بھی تھیں۔ جب اُس نے کھانے کا اِرادہ کیا تو میں نے کہا: میں بھی آپ کا شریک ہوں جب آپ نے دُعا کی تھی تو میں نے اٰمین کہا تھا۔ اُس نے کہا: آیئے، اللہ پاک کا نام لے کر کھایئے اور کوئی چیز بچا کر نہ رکھئے گا۔ میں نے آگے بڑھ کر انگور کھانا شروع کر دیئے۔ اُن انگوروں میں بیج نہیں تھے اور میں نے ایسے عمدہ (یعنی لذیذ) انگور پہلے کبھی نہیں کھائے تھے، لہٰذا میں نے خوب سیر ہو کر (یعنی پیٹ بھر کر) کھائے مگر ٹوکری میں سے کچھ بھی کم نہ ہوا۔ پھر مجھے فرمایا: اِن چادروں میں سے جو پسند ہو لے لو۔ میں نے کہا: مجھے چادر کی ضرورت نہیں۔ پھر وہ کہنے لگا: تم تھوڑی دیر چھپ جاؤ تاکہ میں اِنہیں پہن لوں۔ میں آڑ میں ہو گیا۔ اُس نے ایک چادر کو تہبند کے طور پر استعمال کیا اور دوسری اُوپر اوڑھ لی پھر اپنی اتاری ہوئی دو چادریں اپنے ہاتھ میں لیں اور چل دیا۔ میں بھی اُس کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ جب وہ صفا و مروہ کے مقام پر پہنچا تو اُسے ایک آدمی ملا اور کہنے لگا: اے اللہ پاک کے پیارے رسول کے بیٹے! مجھے لباس پہنایئے، اللہ کریم! آپ کو لباس پہنائے۔ اُس نے دونوں چادریں مانگنے والے کے حوالے کر دیں۔ میں نے اُس آدمی سے پوچھا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، یہ کون ہیں؟ اُس نے جواب دیا: یہ حضرتِ جعفر بن محمد (یعنی امام جعفرِ صادق) رحمۃُ اللہِ علیہ ہیں۔ حضرتِ لَیث رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِس کے بعد میں نے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو بہت تلاش کیا مگر کہیں

نہ پایا۔ مجھے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی جُدائی پر بہت صدمہ ہوا۔(الروض الفائق، ص224)

اللہ ربُّ العِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا　　تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص246)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! دیکھا آپ نے؟ سیدوں کے سرتاج، حضرتِ امام جعفرِ صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کیسے صاحبِ کرامت بُزرگ تھے۔ آپ اہلِ بیتِ اطہار کی آنکھوں کے تارے، بہت بڑے ولی اللہ اور زبردست عالمِ دین تھے۔

امام جعفرِ صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کا تعارف

شہیدِ کرب وبلا، راکبِ دوشِ مصطفےٰ، امامِ عرش مقام، امامِ ہُمام، صحابی ابنِ صحابی حضرتِ امام حسین رضی اللہُ عنہ کے پڑپوتے عظیم تابعی بُزرگ حضرتِ امام جعفرِ صادِق رحمۃُ اللہِ علیہ کی وِلادت 17 ربیع الاوّل 80 یا 83 ہجری پیر شریف کے دِن مدینۂ پاک میں ہوئی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی کُنیت ابوعبداللہ اور ابواسماعیل جبکہ لقب صادِق، فاضِل اور طاہر ہے۔(شواہد النبوۃ، ص245، شرح شجرہ قادریہ، ص58) آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو سچ بولنے کی وجہ سے "صادِق" کے لقب سے جانا جاتا ہے۔ یعنی آپ اسم بامُسمّٰی تھے جیسا لقب تھا ویسا ہی آپ کا مبارک عمل تھا۔

مبارک شجرۂ نَسَب

حضرتِ امام جعفرِ صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کی والدۂ محترمہ کا نامِ مبارک حضرتِ بی بی اُمِّ فَروہ بنت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم ہے جبکہ آپ کے والدِ محترم کا نامِ مبارک

www.dawateislami.net

حضرتِ امام محمد باقر بن علی زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ عنہم ہے۔یعنی امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ والدہ کی طرف سے"صِدّیقی"اور والدِمحترم کی طرف سے"حسینی سید"ہیں۔

(اللباب فی تہذیب الانساب، ص229،فیضان صدیق اکبر،ص82)

صحابہ کا گدا ہوں اور اہلِ بیت کا خادِم
یہ سب ہے آپ ہی کی تو عنایت یارسولَ اللہ

میں ہوں سُنّی رہوں سُنّی مروں سُنّی مدینے میں
بقیعِ پاک میں بن جائے تُربت یارسولَ اللہ

شہا! عطارؔ پر ہر آن رحمت کی نظر رکھنا
کرے دن رات یہ سنّت کی خدمت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش،ص330-331-332)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

شانِ امام جعفرِ صادِق رحمۃ اللہ علیہ

حضرتِ امام جعفرِ صادق رحمۃُ اللہِ علیہ تابعی بزرگ ہیں، آپ نے دو جَلیلُ القدر صحابۂ کِرام حضرتِ اَنَس بن مالک اور حضرتِ سہل بن سَعد رضی اللہ عنہما کی زِیارت کی۔ آپ سے آپ کے شہزادے حضرتِ امام موسیٰ کاظم، امامِ اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، حضرتِ سفیان ثَوری اور حضرتِ سفیان بن عُیَیْنہ رحمۃُ اللہِ علیہم جیسے بڑے بڑے بزرگوں نے فیض پایا۔(سیر اعلام النبلا،6/438،439)

"عُرسِ جعفر"کے 7حُروف کی نسبت سے 7واقعاتِ امام جعفرِ صادق رحمۃ اللہ علیہ

(1)لَذیذ ترین کھجوریں

ایک شخص کا بیان ہے کہ ہم تابعی بُزرگ حضرتِ امام جعفر صَادِق رحمۃُ اللہ علیہ کے ساتھ حج کرنے جارہے تھے، راستے میں ہم ایک جگہ کھجور کے سوکھے ہوئے دَرختوں کے پاس ٹھہرے، اِمام جعفر صادِق رحمۃُ اللہِ علیہ نے آہستہ سے کچھ پڑھا جو میں نہ سمجھ سکا، پھر

آپ نے اُن سوکھے دَرختوں سے فرمایا: اللہ پاک نے تم میں جو ہمارے لئے رِزق پیدا فرمایا ہے، اُس میں سے ہمیں بھی کِھلاؤ، اُسی وقت میں نے دیکھا کہ کھجوروں کے گُچھے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی طرف جُھک رہے تھے، آپ نے مجھ سے فرمایا: قَرِیب آؤ اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر کھاؤ، میں نے ایسی مزیدار کھجوریں اِس سے پہلے کبھی نہیں کھائی تھیں۔ (شواہد النبوۃ، ص250)

اللہ ربُّ الْعِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

(2) پچاس حج کی دُعا

حضرتِ امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کیسے مُستَجابُ الدَّعوات تھے (یعنی آپ کی دُعائیں قبول ہوتی تھیں) ایک اور کرامتِ امام جعفر صادِق رحمۃُ اللہ علیہ پڑھئے، چنانچہ ایک آدمی نے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سے دُعا کیلئے عرض کی کہ اللہ پاک مجھے اِتنا مال دے کہ میں بہت سے حج کروں، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے دُعا کی: "اے اللہ پاک! اِسے بکثرت مال عطا فرما تاکہ یہ اپنی زندگی میں "پچاس حج" کرے۔ چنانچہ اُسے اِتنا مال مِلا کہ اُس نے پورے "پچاس حج" کئے، جب اِکاون مَرتبہ حج کیلئے "مقامِ جُحفہ" پُہنچا اور غُسل کے لئے (نہر وغیرہ میں) گیا تو پانی کی تیز موجیں اُسے بہا کرلے گئیں اور وہ اُسی میں ڈوب کر فوت ہو گیا۔ (شواہد النبوۃ، ص251)

اللہ ربُّ الْعِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

تمہارے مُنہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رَہی ۔۔۔ کہا جو دِن کو کہ شب ہے تو رات ہو کے رَہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

(3) مُردہ جانور زندہ کر دیا

حضرت امام جعفرِ صادق رحمۃُ اللہِ علیہ مکۂ پاک میں ایک دِن کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک عورت اپنی گائے کے مَرنے پر رو رہی تھی، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ پاک تمہاری گائے زندہ فرما دے؟ عورت نے عرض کی: آپ ہم سے اِس طرح مذاق کرتے ہیں حالانکہ میں پہلے ہی مصیبت میں ہوں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے عورت سے فرمایا: "میں تم سے مذاق نہیں کر رہا" پھر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے دُعا فرمائی، اور اُس گائے کے سَر اور پاؤں کو پکڑ کر ہِلایا تو وہ جلدی سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ (شواہد النبوۃ، ص249) اللہ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

فیضانِ جعفر صادق! .... جاری رہے گا!
عظمتِ امام جعفر! .... مرحبا! مرحبا!
بَرَکتِ امام جعفر! .... مرحبا! مرحبا!
صداقتِ امام جعفر! .... مرحبا! مرحبا!
شرافتِ امام جعفر! .... مرحبا! مرحبا!
سیادتِ امام جعفر! .... مرحبا! مرحبا!
کرامتِ امام جعفر! .... مرحبا مرحبا!
فیضانِ جعفر صادق! .... جاری رہے گا!

(4) گمشدہ چادر مل گئی

ایک شخص نے مکۂ پاک میں ایک چادر خریدی اور اِرادہ کیا کہ یہ چادر ہرگز کسی کو نہ دوں گا، بلکہ اپنے اِنتقال کے بعد تبرکاً اِسی کا کفن بناؤں گا، اُس کا کہنا ہے: جب میں میدانِ

www.dawateislami.net

عرفات شریف سے مُزدلفہ آیا تو وہ "چادر" مجھ سے گُم ہوگئی، مجھے بہت دُکھ ہوا۔ جب میں صبح مُزدلفہ سے مِنٰی شریف کی طرف آیا تو **مسجدُ الخَیف شریف** میں بیٹھ گیا، اَچانک ایک آدمی جو تابعی بُزرگ حضرتِ امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس سے آیا تھا مجھ سے کہنے لگا: آپ کو امام جعفرِ صادق رحمۃُ اللہِ علیہ بُلا رہے ہیں، میں جلدی سے آپ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کر کے ایک طرف بیٹھ گیا، آپ نے میری طرف غور سے دیکھ کر فرمایا: "کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تُمہیں تمہاری چادَر مل جائے جو تمہاری موت کے بعد تمہیں کفن کا کام دے، میں نے عرض کیا: "اے ابنِ رسول اللہ! وہ تو کافی دِنوں سے گم ہوچکی ہے، مِل جائے تو کیا بات ہے! آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اَپنے غلام کو آواز دی، وہ چادَر لے آیا، میں نے دیکھا (تو یہ) وُہی چادر تھی، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: "اِسے لے لو اور اللہ کریم کا شُکر ادا کرو۔ (شواہد النبوۃ، ص249) اللہ ربُّ العِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

(5) جنّت میں گھر

"شواہد النبوۃ" میں ہے: (تابعی بُزرگ) حضرتِ امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں ایک شخص دَس ہزار دِینار (یعنی دس ہزار سونے کے سِکّے) لے کر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: "حضور! میں حَج کے لیے جارہا ہوں، آپ میرے اِس پیسے سے کوئی مکان وغیرہ خرید لیجئے گا تا کہ میں حج سے واپسی پر اپنی اولاد کو لے کر (وہاں) رہنا شروع کردوں، پھر حج سے وَاپسی پر وہ شخص آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہِ عالی میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس سے فرمایا: میں نے تمہارے لیے جنت میں مکان خرید لیا ہے، جس کی پہلی حد حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر، دوسری حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ پر، تیسری

حد نواسۂ رسول امامِ حَسَن مُجتبیٰ رضی اللہ عنہ پر اور چوتھی حد حضرت امام حُسین رضی اللہ عنہ پر ختم ہوتی ہے اور یہ لو میں نے اسے تحریر بھی کر دیا ہے۔ یہ خوشخبری سُن کر وہ شخص بہت خوش ہوا اور خط لے کر اپنے گھر چلا گیا۔ گھر جاتے ہی وہ شخص بیمار پڑ گیا، اُس نے وَصیّت کی کہ اِس خط کو میرے انتقال کے بعد میری قبر میں رکھ دینا، گھر والوں نے دَفن کرتے وقت اُس خط کو قبر میں رکھ دیا، دوسرے دِن دیکھا تو وہی خط قبر کے اوپر رکھا ہوا تھا اور اُس کے پیچھے یہ لکھا تھا: ”امام جعفر صادق نے جو وَعدہ کیا تھا وہ پورا ہو گیا“(یعنی اسے جنت میں مکانِ عالی شان مل گیا)۔ (شواہد النبوۃ، ص 251)

(6) مکھی کیوں پیدا کی گئی؟

حضرتِ امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ ایک مرتبہ خلیفہ منصور کے دربار میں تشریف فرما تھے کہ مکھیاں بار بار خلیفہ کے منہ پر بیٹھتی تھیں خلیفہ نے تنگ آکر عرض کی: اے ابو عبد اللہ! (یہ امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کی کُنیت تھی) اللہ پاک نے مکھی کو کیوں پیدا فرمایا ہے؟ (آپ نے خلیفہ کو چوٹ کرنے کے لئے) اِرشاد فرمایا: تاکہ ظالموں اور مغروروں کو ذلیل کرے۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/230، رقم: 3798)

(7) عاجزی کی عظیم مثال

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! حضرتِ امام جعفر صادِق رحمۃُ اللہِ علیہ عالی نسب ہونے کے باوجود عاجزی کے پیکر تھے۔ ایک مرتبہ امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم شاگرد، بہت بڑے عالِم و صوفی بزرگ حضرتِ داؤد طائی رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ سے عرض کی: اہلِ بیت میں سے ہونے کی حیثیت سے مجھے کوئی نصیحت فرمائیے! لیکن آپ رحمۃُ اللہِ علیہ خاموش رہے۔ دوبارہ عرض کی کہ ”اہلِ بیت میں سے ہونے کے اعتبار سے اللہ پاک نے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو جو فضیلت بخشی ہے، اِس لحاظ سے نصیحت کرنا آپ کے لئے ضروری

www.dawateislami.net

ہے۔" یہ سُن کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: میں تو خود خوفزدہ ہوں ہے کہ کہیں قیامت کے دن میرے جدِ اعلیٰ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) میرا ہاتھ پکڑ کر یہ نہ پوچھ لیں کہ تُو نے خود میری پیروی کا حق کیوں ادا نہ کیا؟ کیونکہ نجات کا تعلق نسب سے نہیں اعمالِ صالحہ (یعنی نیک کاموں) سے ہے۔ یہ سُن کر حضرتِ داؤد طائی رحمۃُ اللہِ علیہ رو پڑے کہ وہ ہستی جن کے جدِّ اَمجد اللہ پاک کے آخری رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں، جب اِن کے خوفِ خدا کا یہ عالَم ہے تو میں کس گنتی میں آتا ہوں؟ (تذکرۃ الاولیاء، 1/21)

اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

کَرم سے ہم پر، امام جعفر ہیں سایہ گُستر، امام جعفر
ہمیں ہو کیوں کر، امام جعفر عَدو کا اَب ڈر، امام جعفر
سَخا کے پیکر، امام جعفر غَریب پَرور، امام جعفر
حَیا کے پیکر، امام جعفر ہمارے رہبر، امام جعفر
تُو دور دِلبر، امام جعفر غم و اَلَم کر، امام جعفر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

چند عاداتِ مبارکہ

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی مبارک طبیعت میں "خوش اَخلاقی" تھی، مبارک ہونٹوں پر مُسکراہٹ سجی رہتی مگر جب کبھی ذکرِ مصطفےٰ ہوتا تو (ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہیبت و تعظیم کے سبب) رنگ زرد ہو جاتا، کبھی بھی بے وُضو "حدیثِ پاک" بیان نہ فرماتے، نماز و تلاوت میں مشغول رہتے یا خاموش رہتے، آپ کی گفتگو "فضول گوئی" سے پاک ہوتی۔
(شفا، 2/42)

www.dawateislami.net

تین عبادتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ ظاہری و باطنی علوم کے جامع تھے، آپ ریاضت و عبادت اور مجاہدے میں مشہور تھے۔ امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے: میں ایک زمانے تک آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمتِ مبارکہ میں آتا رہا، میں نے ہمیشہ آپ کو تین عبادتوں میں سے کسی ایک میں مصروف پایا، یا تو آپ نماز پڑھتے ہوئے ملتے یا تلاوتِ قراٰن میں مشغول ہوتے یا پھر روزہ دار ہوتے۔ (شفا، 2/42)

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! آپ نے پڑھا کہ عظیم عاشقِ رسول حضرتِ امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ فرمارہے ہیں کہ میں نے ہمیشہ امام جعفر صادِق رحمۃُ اللہِ علیہ کو عبادت میں دیکھا، ذرا ہم بھی اپنے بارے میں غور کریں کہ ہمارا کتنا وقت اللہ پاک اور اُس کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد میں گُزرتا ہے ہماری نمازوں کی کیا پوزیشن ہے؟ کیا ہم بھی روزانہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہیں؟ آہ! امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ فرض کے ساتھ ساتھ خوب نفل روزے بھی رکھیں اور ہم سے صِرف فرض روزے بھی نہ رکھے جائیں؟ اے کاش! ہمیں اپنے بُزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنا نصیب ہو جائے۔ اللہ پاک توفیق دے تو فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل کی کثرت کیجئے، روزانہ کم از کم ایک پارے کی تلاوت کی عادت ہو جائے تو کیا بات ہے، بے شک کھیر پوری اور کونڈے کی نیاز ضرور کیجئے لیکن کھیر پوریاں پکا کر کھانا اور کھلا دینا ہی امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کی محبت کا دَم بھرنا نہیں، سچی محبت تو یہ ہے کہ ہم اُن کے نقشِ قدم پر چلیں اور ان کی طرح نیکیوں میں بھی رغبت رکھیں۔ اَلحمدُ لِلّٰہ ماہِ رجب، ماہِ امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ جاری ہے۔ جس سے ہو سکے وہ نفل روزوں کی بھی خوب کثرت کرے۔

www.dawateislami.net

صوفی کون؟

حضرتِ امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”جو شخص رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ظاہری حالاتِ مبارکہ کے مطابق زِندگی گزارے وہ سُنت پر عمل کرنے والا ہے اور جو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے باطنی حالاتِ مبارکہ کے مطابق زندگی گُزارے وہ ”صوفی“ ہے۔“ اور باطنی زِندگی سے حضرت امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کی مُراد حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاکیزہ اَخلاق اور آخرت کو اِختیار کرنا ہے لہٰذا جو شخص آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اَخلاقِ کریمہ سے اپنے آپ کو زِینت دے اور جس چیز کو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اختیار فرمایا اُسے اختیار کرے، جس چیز میں رغبت رکھی اُس میں رغبت رکھے، جن چیزوں سے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے آپ کو بچایا ہے اُن سے بچتا رہے اور جن کاموں کی ترغیب دِلائی اُن پر عمل کرلے تو بے شک وہ گندگی سے پاک وصاف ہو کر غیر سے نجات پاگیا اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے رَاستے سے ہٹ کر اپنے نفس کی پیروی کرنے اور اپنے پیٹ وشرمگاہ کی خواہشات کو پورا کرنے میں مشغول رہا تو ایسا شخص صوفی بننے سے دور، بیوقوفی میں کوشش کرنے والا اور آنے والے خطرناک حالات سے غافل ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، 1/ 53)

صِدقِ صادِق کا تَصَدُّق صادِقُ الْاِسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

شرحِ شجرہ شریف: یہ شعر سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کے شجرہ شریف کا چوتھا شعر ہے، اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کے چھٹے، ساتویں اور آٹھویں شیخِ طریقت امام جعفر صادق پھر اِن کے شہزادے امام موسیٰ کاظم اور پھر ان کے شہزادے امام علی رضا

کے وسیلے سے دعا کی گئی ہے کہ یا اللہ پاک! تجھے امام جعفر صادِق رحمۃ اللہ علیہ کے "صِدْق" (یعنی سچائی) کا واسطہ مجھے ایمان کی سلامتی نصیب فرما اور امام موسیٰ کاظم اور امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہما کے صدقے مجھ سے بغیر غضب فرمائے راضی ہو جا۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللهُ علٰی مُحَمَّد

شانِ صدیق اکبر و فاروقِ اعظم بزبانِ امام جعفر صادق (رضی اللہ عنہم)

حضرتِ امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ سے مُسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: میں اِن کے متعلق صرف بہتر بات ہی کہہ سکتا ہوں کیونکہ میں نے اپنے والدِ محترم حضرتِ امام باقر رحمۃ اللہِ علیہ سے اُنہوں نے حضرتِ امام زَین العابدین رضی اللہُ عنہ سے اور اُنہوں نے نواسۂ رسول حضرتِ امام حُسین رضی اللہُ عنہ سے روایت کی کہ مولا علی شیر خدا رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ "ابو بکر صدیق سے اَفضل کسی اِنسان پر آج تک نہ سورج طُلوع ہوا اور نہ ہی غروب ہوا۔" اِس کے بعد امام جعفرِ صادق رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: "اگر میں نے رِوایت میں غلط بیانی کی ہو تو مجھے کل بروزِ قیامت سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شفاعت حاصل نہ ہو اور (میں ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کے فضائل کیوں نہ بیان کروں کہ) میں تو خود روزِ قیامت "صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ" کی شفاعت کا طلبگار ہوں۔" آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو حضراتِ شیخین کریمین (یعنی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہما) کی فضیلت سے ناواقف ہے وہ سُنّت سے ناواقف ہے، میں نے اہلِ بیت میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو اِن سے محبت نہ رکھتا ہو۔ مزید فرماتے

www.dawateislami.net

ہیں: ”بے شک حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دِل مُشاہدۂ رَبُوبیت سے بھرا ہوا تھا، اُن کے دل میں اللہ پاک کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ وہ ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ“ کا وِرد کثرت سے کرتے اور اَمیرُ المؤمنین حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی زبانِ مبارک پر اَکثر ”اللّٰہُ اکبر“ جاری رہتا تھا۔“ (ریاض النضرۃ، 1/ 59، 67، 136 ملتقطا)

اُس شخص سے میرا کوئی تعلق نہیں

ایک شخص نے آپ سے حضرتِ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما کے بارے میں پوچھا: تو آپ نے فرمایا: تم مجھ سے اُن کے بارے میں پوچھتے ہو کہ جنہوں نے جنّت کا پھل کھایا۔ (سیر اعلام النبلاء، 6/ 441، رقم: 948) اُس شخص سے میرا کوئی تعلق نہیں جو اَمیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق اور حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما کا ذِکر ”بھلائی“ کے ساتھ نہ کرے۔ (تاریخ الخلفاء، ص 96)

ہر صحابیِ نبی! .... جنّتی جنّتی
چار یارانِ نبی! .... جنّتی جنّتی
حضرتِ صدیق بھی! .... جنّتی جنّتی
اور عُمر فاروق بھی! .... جنّتی جنّتی
عثمانِ غنی! .... جنّتی جنّتی
فاطمہ اور علی! .... جنّتی جنّتی
حسن اور حسین بھی! .... جنّتی جنّتی
والدینِ نبی! .... جنّتی جنّتی
ہر زوجۂ نبی! .... جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

امام جعفر صادق اور موت کی یاد

حضرتِ امام جعفر صادِق رحمۃ اللہ علیہ اِتنی عظمت وشان کے مالک ہونے کے باوجود موت کو یاد کرتے۔ آپ رات کو قبرستانوں میں تشریف لے جایا کرتے اور فرماتے اے قبر والو! کیا بات ہے کہ میں تم لوگوں کو پُکارتا ہوں تو تم کوئی جواب نہیں دیتے ہو؟ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے: افسوس! میرے اور تمہارے درمیان پردہ ہوگیا ہے۔ لیکن آئندہ میں بھی تمہارے ہی جیسا ہوجانے والا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ یہی فرماتے رہتے یہاں تک کہ صبحِ صادق ہوجاتی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نمازِ فجر کے لیے مسجد میں تشریف لے جاتے۔ (احیاء العلوم، 5/237)

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے ابنِ آدم! کسی چیز کے نہ ہونے پر کیوں غم کرتا ہے؟ یہ (غم کرنا) اُس (چیز) کو تیرے پاس واپس نہ لائے گا اور کسی موجود چیز پر کیوں "تکبر" کرتا ہے؟ موت اِس کو تیرے ہاتھ میں نہ چھوڑے گی۔ (صراط الجنان، 9/748)

لازمی ہے ہر صُورت چھوڑنا گناہوں کا — بھائی موت سے پہلے کاش! تُو سُدھر جاتا
غیر کے تُو فیشن کو چھوڑ دے مِرے بھائی — اُن کی سُنّتیں اپنا کیوں ہے دَربدر جاتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پانچ طرح کے لوگ

حضرتِ امام جعفر صادِق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "پانچ قسم کے آدمیوں کی صحبت اِختیار نہ کرو: ﴿1﴾ بہت جھوٹ بولنے والا شخص، کیونکہ تم اُس سے دَھوکا کھاؤ گے، وہ سَراب (ریتلی زمین کی وہ چمک جو چاند یا سورج کی روشنی پڑنے سے پیدا ہوتی ہے جس پر پانی کا دھوکہ لگتا ہے یعنی پانی لگتی ہے) کی طرح ہے، وہ دور والے کو تیرے قریب کر دے گا اور قریب والے کو دور کر دے گا۔ ﴿2﴾ بے وقوف آدمی، کیونکہ اُس سے تمہیں کچھ بھی حاصل نہ ہوگا، وہ تمہیں نفع پہنچانا

www.dawateislami.net

چاہے گا لیکن نقصان پہنچا بیٹھے گا۔ ﴿3﴾ کنجوس شخص، کیونکہ جب تمہیں اُس کی زیادہ ضرورت ہوگی تو وہ دوستی ختم کردے گا۔ ﴿4﴾ بُزدل آدمی، کیونکہ یہ مشکل وقت میں تمہیں چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔ ﴿5﴾ فاسق، کیونکہ وہ تمہیں ایک لقمے یا اِس سے بھی کم قیمت میں بیچ دے گا، کسی نے پوچھا کہ لقمے سے کم کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لالچ رکھنا اور اُسے نہ پانا۔ (صراط الجنان، 4/258)

خوف سے حفاظت کا نسخہ

والدِ اعلیٰ حضرت، علامہ مولانا مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے: جو شخص عجز (یعنی بے بسی) کے وقت پانچ بار "یَارَبَّنَا" کہے، اللہ پاک اُسے اُس چیز سے جس کا خوف رکھتا ہے، اَمان بخشے اور جو چیز چاہتا ہے، عطا فرمائے۔ (فضائل دُعا، ص 71) "یَارَبَّنَا" کا مطلب ہے اے ہمارے پروردگار۔

رَجَب کے کُونڈے

صدرُ الشریعہ حضرتِ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ماہِ رجب میں بعض جگہ حضرتِ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو ایصالِ ثواب کے لئے پوریوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں یہ بھی جائز مگر اس میں بھی اسی جگہ کھانے کی بعضوں نے پابندی کر رکھی ہے یہ بے جا پابندی ہے۔ اس کونڈے کے متعلق ایک کتاب بھی ہے جس کا نام "داستانِ عجیب" ہے، اس موقع پر بعض لوگ اس کو پڑھواتے ہیں اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں وہ نہ پڑھی جائے فاتحہ دلا کر ایصالِ ثواب کریں۔ (بہار شریعت، حصہ 16، 3/643) اسی طرح "دَس بیبیوں کی کہانی"، "لکڑہارے کی کہانی" اور "جنابِ سیِّدہ کی کہانی" سب من گھڑت قصے ہیں ان کو نہ پڑھا کریں، اِس کے بجائے سورۂ یاسین شریف پڑھ لیا کریں کہ

www.dawateislami.net

(حدیثِ پاک کے مطابق) دَس قراٰن ختم کرنے کا ثواب ملے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ کونڈے ہی میں کھیر کھانا، کھلانا ضروری نہیں دوسرے برتن میں بھی کھا اور کھلا سکتے ہیں اور اِس کو گھر سے باہَر بھی لے جاسکتے ہیں۔ بے شک نیاز وفاتحہ کی اَصل یعنی بنیاد ایصالِ ثواب ہے اور کونڈے کی نیاز ایصالِ ثواب کی ایک قسم ہے۔ ایصالِ ثواب (یعنی ثواب پہنچانا) قرآنِ کریم و احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے، ایصالِ ثواب دعا کے ذریعے بھی کیا جاسکتا ہے اور کھانا وغیرہ پکا کر اُس پر فاتحہ دلا کر بھی۔ اس کو ناجائز کہنا شریعت پر اِفترا (یعنی تہمت باندھنا) ہے۔ ناجائز کہنے والے پارہ 7 سورۃُ المائدہ کی آیت نمبر 87 میں بیان کردہ حکمِ الٰہی سے عبرت پکڑیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ (پ7، المائدہ:87)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو۔ بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔

فرمانِ حضرتِ عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ یعنی وہ چیز جس کو مسلمان (اہلِ علم و اہلِ تقویٰ) اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔ (مسند امام احمد، 2/16، حدیث:3600)

مصیبتیں دور ہوتی ہیں

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کی فاتحہ کرے، (کہ اِس کی برکت سے) بہت اَڑی (یعنی اٹکی) ہوئی مصیبتیں (دور ہو) جاتی ہیں۔

(اسلامی زندگی، ص133)

www.dawateislami.net

مزیدار کھیر جمانے کا طریقہ

حضرتِ امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لیے مسلمانوں میں کونڈے رائج ہیں، کونڈوں کے رائج ہونے کی حکمت میں نے پڑھی تو نہیں ہے البتہ میرا تجربہ یہ ہے کہ کوری مٹی کے کونڈے جس پر پالش نہ ہوئی ہو، اس میں مَسام ہوتے ہیں، اس میں کھیر جمانے سے کھیر لذیذ ہوتی ہے۔ بعض کچن والے کوری مٹی کی چھوٹی پیالیوں میں کھیر جما کر دیتے ہیں، جن پر پالش نہیں ہوئی ہوتی، ان میں تیار کی گئی کھیر بڑی Tasty ہوتی ہے۔ اگر اسٹیل کے برتن میں جمائیں تو اس کا Taste (ذائقہ) وہ نہیں ہوتا جو کوری مٹی کے برتن میں ہوتا ہے۔ راہِ خدا میں دی جانے والی چیز، نیاز اور فاتحہ جتنی لذیذ چیز پر ہوگی اتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا اور مسلمان کے دِل میں خوشی زیادہ ہوگی۔ کونڈوں کی نیاز جس نے شروع کی ہوگی وہ ان چیزوں کو سمجھتا ہوگا، پھر چلتے چلتے لوگ کونڈوں کی حکمت بھول گئے اور نام باقی رہ گیا ہے۔ امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کی نیاز کسی بھی حلال چیز پر کرسکتے ہیں۔ کچھ پکائے، کھائے بغیر فقط درود شریف پڑھ کر بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے۔ ایصالِ ثواب کے بارے میں مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ ”فاتحہ کا طریقہ“ پڑھ لیجئے۔

رجب کے کونڈے کس تاریخ کو کریں

پورے ماہِ رجب میں بلکہ سارے سال میں جب چاہیں ایصالِ ثواب کیلئے کونڈوں کی نیاز کرسکتے ہیں، البتہ مناسب یہ ہے کہ 15 رجبُ المرجب کو ”رجب کے کونڈے“ کئے جائیں کیوں کہ یہ آپ کا یومِ عرس ہے جیسا کہ فتاویٰ فقیہِ ملت جلد 2 صفحہ 265 پر ہے: ”حضرتِ امام جعفرِ صادق رضی اللہ عنہ کی نیاز 15 رجب کو کریں کہ حضرت کا وصال 15 ہی

www.dawateislami.net

کو ہوا ہے۔“

دن مقرر کرنا

وَسوسہ: تیجہ، چالیسواں، گیارہویں، بارہویں اور کونڈے وغیرہ کے نام سے ایصالِ ثواب کے دن کیوں مخصوص کرلئے گئے ہیں؟

جوابِ وَسوسہ: ایصالِ ثواب کے لئے شریعت میں کوئی مدت اور وَقت متعین کرنا (یعنی مقرر کرنا) ضروری نہیں، اَلبتہ دِن وغیرہ مقرر کرنے میں شرعاً حرج بھی نہیں، وقت مقرر کرنا دو طرح ہے ﴿1﴾ **شرعی:** شریعت نے کسی کام کے لیے وقت مقرر فرمایا ہو، مثلاً قربانی، حج وغیرہ۔ ﴿2﴾ **عُرفی:** شریعت کی جانب سے وقت مقرر نہ ہو لیکن لوگ اپنی اور دوسروں کی سہولت اور یاددہانی یا کسی خاص مصلحت کے لیے کوئی وقت خاص کرلیں، جیسے آج کل مساجد میں نمازوں کی جماعت کے لیے اَوقات مخصوص کرنا وغیرہ حالانکہ پہلے جماعت کے لئے وَقت طے نہیں ہوتا تھا جب نمازی اِکٹھے ہو جاتے جماعت کھڑی کر دی جاتی تھی۔ بلکہ بعض کاموں کے لیے تو خود سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے وقت مقرر فرمایا نیز صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم اور بُزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم سے بھی ایسا کرنا ثابت ہے مثلاً: ﴿1﴾ حضور پُرنور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے شہدائے اُحد رضی اللہُ عنہم کی زِیارت کے لیے سرِ سال (یعنی سال کے آخر) کا وقت مقرر فرمالیا تھا۔ ﴿2﴾ سنیچر (یعنی ہفتے) کے دِن سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مسجدِ قُبا میں تشریف لانا ﴿3﴾ اور صدیق اکبر رضی اللہُ عنہ سے دینی مشاورت کے لیے وقتِ صبح وشام کی تعیین ﴿4﴾ حضرت عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے وعظ و تذکیر (یعنی درس و بیان) کے لیے پنجشنبہ (یعنی جمعرات) کا دِن مقرر کیا۔ ﴿5﴾ اور علمانے سبق شروع کرنے کے لیے بدھ کا دن رکھا۔

(فتاوٰی رضویہ 9/585، 586 ملتقطاً)

www.dawateislami.net

”فیضانِ جعفر“ کے 9 حُروف کی نسبت سے 9 فرامینِ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

﴿1﴾ اللہ تمہیں کسی نعمت سے نوازے اور تم اُس پر ہمیشگی چاہو تو اُس پر زیادہ سے زیادہ شُکر ادا کرو۔(حلیۃ الاولیاء، 3/225، رقم:3783)

﴿2﴾ اگر تمہیں رِزق میں تاخیر محسوس ہو تو اِستغفار (یعنی اَسْتَغْفِرُاللہ) کی کثرت کرو۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/225، رقم:3783)

﴿3﴾ اللہ پاک نے دُنیا کو حکم اِرشاد فرمایا: اے دُنیا! جو میری عبادت کرے تُو اُس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے تُو اُسے تھکا دے۔(حلیۃ الاولیاء، 3/226، رقم:3785)

﴿4﴾ صدقے کے ذریعہ رِزق میں اَضافہ اور زَکوٰۃ کے ذریعے اپنے مالوں کو محفوظ کرلو۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/227، رقم:3792)

﴿5﴾ اللہ پاک نے سود کو اِس لئے حرام کیا تاکہ لوگ بھلائی کرنے سے نہ رُک جائیں۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/226، رقم:3789)

﴿6﴾ اللہ پاک فضول خرچی کرنے والے کو محروم کر دیتا ہے۔(حلیۃ الاولیاء، 3/227، رقم:3792)

﴿7﴾ دِین میں لَڑائی جھگڑے سے بچو کہ یہ دِل کو مَصروف رَکھتا اور نِفاق (یعنی مُنافقت) پیدا کرتا ہے۔(حلیۃ الاولیاء، 3/230، رقم:3799)

﴿8﴾ میانہ رَوی اختیار کرنے والا تنگ دَست (یعنی غریب) نہیں ہوتا۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/227، رقم:3792)

﴿9﴾ پرہیز گاری سے اَفضل کوئی زادِراہ (یعنی سامانِ سفر) نہیں، خاموشی سے بہتر کوئی چیز نہیں، جہالت سے بڑھ کر کوئی نقصان دِہ دشمن نہیں اور جُھوٹ سے بڑی کوئی بیماری نہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، 6/444)

حُبِّ سادات اے خدا دے واسطہ اہلِ بیتِ پاک کا فریاد ہے
آہ! سِبطِ مصطفٰے فریاد ہے ہائے! ابنِ مُرتَضٰی فریاد ہے

www.dawateislami.net

بَہرِ زینب بے حیائی کا حضور خاتمہ ہو خاتمہ فریاد ہے
حال ہے بے حال شاہِ کربلا آپ کے عطّار کا فریاد ہے

وِصالِ باکمال

15 رجب المرجب 148ھ کو کسی بدبخت نے حضرتِ امام جعفر صادِق رحمۃ اللہ علیہ کو زہر دیا جو آپ کی شہادت کا سبب بنا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف جنّت البقیع میں اپنے والدِ محترم حضرتِ امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہے۔(شواہد النبوۃ،ص245،شرح شجرہ قادریہ، ص59) اللہ پاک حضرتِ امام جعفرِ صادِق رحمۃ اللہ علیہ پر اپنی کروڑوں رَحمتوں کا نُزول فرمائے، اور ہمیں اِن کی خوب بَرَکتیں عنایت کرے۔ حضرت امام جعفر صادِق رحمۃ اللہ علیہ کی نیاز کھانے کے ساتھ ساتھ نماز اور دیگر نیکیوں کا بھی اہتمام فرمائیے اور گناہوں سے بچ کر اپنی آخرت سَنوارنے والے کام کیجئے۔

کَرَم سے ہم پر، امامِ جعفر ہیں سایہ گُستر، امام جعفر
ہمیں ہو کیوں کر، امامِ جعفر عَدو کا اَب ڈر، امام جعفر
سَخا کے پیکر، امامِ جعفر غَریب پَروَر، امامِ جعفر
حَیا کے پیکر، امامِ جعفر ہمارے رہبر، امامِ جعفر
تُو دور دِلبر، امامِ جعفر غم و اَلَم کر، امامِ جعفر

منقبت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

امام جعفرِ صادق، مُرادِ اہلِ یقیں
سلوک و عشق کی منزل ہے جن کے زیرِ نگیں

امیرِ بزمِ شریعت، مریدِ شاہِ نجف
شعاعِ مہرِ رسالت، متاعِ علم و یقیں

www.dawateislami.net

وہی ہیں مرکزِ اُمیدِ نقشبند و عراق
ہیں ان کے فیض کے جویا تمامِ اہلِ زمیں

اُنہی کے نورِ ولایت سے کوفہ و بغداد
فقہ و علم و شرف کے ہیں تابدارِ نگیں

رشید وارثِ عالم نواز کے صدقے
ہیں صاحبانِ طریقت کے ہم بھی حلقہ نشیں

ملت کے رہنما

ملت کے رہنما ہیں، حضرت امامِ جعفر
سردارِ اولیا ہیں حضرت امامِ جعفر

کردار میں جھلک ہے ، انوارِ مصطفی کی
نورانی آئینہ ہیں حضرت امامِ جعفر

سیرت ہے انکی روشن ، آقا کی سنتوں سے
اللہ کی رضا ہیں حضرت امامِ جعفر

سینہ بسینہ پہونچی، حسنین کی وراثت
فرزندِ مرتضیٰ ہیں، حضرت امامِ جعفر

انکے گُلِ عمل سے، مہکی ہے بزمِ تقویٰ
سلطانِ اصفیا ہیں حضرت امامِ جعفر

اربابِ حق کا ہادی ، ہر اک قدم ہے انکا
اک جلوۂ ہُدیٰ ہیں حضرت امامِ جعفر

کونین کی بلندی، ہے انکے نقشِ پا میں
محبوبِ مصطفی ہیں حضرت امامِ جعفر

ان سے ہوئی دوبالا، سادات کی تجلی
اک نیّرِ صفا ہیں حضرت امامِ جعفر

صدیق کے کرم سے ، انکا لقب ہے صادق
فاروق کی عطا ہیں حضرت امامِ جعفر

کونڈے کا یہ تبرک دل تاب و جاں فزا ہے
ایمان کی ضیا ہیں حضرت امامِ جعفر

ہستی کے پھول سارے، اب تک مہک رہے ہیں
گلزارِ اِتّقا ہیں حضرت امامِ جعفر

ہے ان کے باغیوں کو، دارین کا اندھیرا
نورِ دلِ وفا ہیں حضرت امامِ جعفر

جو کچھ بھی اُن سے مانگا، ہم کو ملا، فریدی
عثمان کی سخا ہیں حضرت امامِ جعفر

www.dawateislami.net

تحریرِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ

اللّٰہ

فرمانِ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

"جو عبادت پر فخر کرے وہ گنہگار اور جو
گناہ پر شرمندہ ہو جائے وہ فرمانبردار ہے۔"

المدینہ
المکہ
البقیع

الموت

978-969-722-267-4
01082264

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net